CC BY

eISSN:2789-6331
pISSN:2789-4169

ڈاکٹر بسمینہ سراج

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی، پشاور

نبیلہ شاہین

ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ اردو، شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی، پشاور

Dr. Bismina Siraj
Assistant Professor, Dept. of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar
Nabila Shaheen
M.Phil. Research Scholar, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar

محبوب الہیٰ عطا کی نعت کا مطالعہ

The study of Mehboob Ilahi Atta's Naat

Abstract

Mehboob Ilahi Atta was born in a small village called Monan in District Haripur. He had only studied till 3rd standard and then started working to make both ends meet. He was blessed with exemplary god-gifted abilities of poetry and started poetry at a very young age. He expressed his poetic skills in the form of Hamd, Naat, Quadriiliterals and poems written in the praise of the Prophet (S.A.W.W) and his companions and gained wide popularity for his Naatia Quadriiliterals. He was equally adept in Urdu, Persian and Arabic language. Besides, he successfully experimented in the genre of Ghazal. Atta's poetry is an exhibition of utmost reverence, admiration and love for the Prophet (S.A.W.W). His work reflects a great sense of freshness and spontaneity. The way he has placed and used Quranic verses in various stanzas of his poems, is testimony to his artistic brilliance.

Keywords: Blessed, Gifted, Expressed, Poetic, Popularity, Exhibition, Spontaneity, Brilliance

محبوب الہیٰ عطا نے ہری پور کے گاؤں مونن کے ایک زمیندار گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی سعادت حضورِ اکرم ﷺ سے اس کی نسبت ہے۔ جس دِل کو عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولتِ بیدار عطا ہو جائے، اس کی خوش بختیاں فی الواقع قابل رشک ہیں۔ عطاؔ کی نعت کے ہر لفظ لفظ سے عشقِ رسول ﷺ ایسے عیاں ہیں جو قاری کی آنکھ سے آنسوں کی لڑی بن کر دل میں اترتے ہوئے محسوس کیے بغیر نہ مکمل ہیں۔ محبوب الہیٰ عطا نے شاعری کی ہر صنف میں طبع آزمائی کی غزل، نظم، نعت، رباعی، سلام اور منقبت، لیکن ان اصلی جوہر نعت اور رباعی میں کھلتے ہیں اپنے ایک نجی خط میں اپنی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> نعت شریف ہی کو میں متاع شاعری تصور کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اولیائے کرام سے متعلق مختلف مناقب بھی میرے شعری مجموعوں میں شامل ہیں۔ گویا میں اولیائے کرام اور رسول پاک کی مدح اور تعریف ہی کو

اپنی شاعری کی معراج تصور کرتا ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے غزل اور دیگر اصنافِ سخن پر اتنی توجہ نہیں دی جتنی توجہ کا مستحق میں نے نعت رسول اور مناقبِ اولیاء کو قرار دیا۔(1)

محبوب الہیٰ عطآ کی سخن ورانہ تگ وتاز کے کئی میدان ہیں۔ حمد، نعت، منقبت، سلام، غزل اور رباعی میں ان کے جوہرِ طبع نے اظہار پایا ہے۔ آپ زود گو، پُر گو اور خوش گو بھی ہیں۔ عطآمیں شعر گوئی کا ملکہ فطری ہے، جسے پروان چڑھانے میں انہوں نے شب و روز محنت و ریاضت سے کام لیا، جس کا حاصل آپ کے مختلف نعتیہ مجموعۂ کلام ہیں۔ "عطائے رسولؐ" ہزارہ میں پہلا عارفانہ شعری مجموعہ ہے۔ اس میں نعت شریف، منقبت اور عارفانہ غزل اپنے تمام تر حسن وجمال کے ساتھ قاری کے دل میں اتر جاتی ہیں۔ اس مجموعے میں نعت رسول مقبول ﷺ کو یہ تقدم حاصل ہے اس کا نصف حصہ نعت کے پر نور جلوؤں سے آراستہ نظر آتا ہے۔ خاتم النبیینؐ کی ذات بابرکت کی تحسین میں عطآ کے قلم نے جو جولانیاں دکھائی ہیں اس کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ راہ کی ان دشواریوں سے کما حقہ واقفیت رکھتے ہیں، عشق رسول کے جذبات دل کی گہرائیوں سے ابلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ حب رسول ﷺ کی کرنیں ایک ایک لفظ کیا بلکہ ایک ایک حرف سے پھوٹتی ہوئی دیکھائی دیتی ہیں۔ اس خوش نوائی میں دل نوازی کے اتنے پہلو موجود ہیں کہ عطآ کی فنی بصیرت اور جذبے کی سچائی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔

نگاہِ محمدؐ جدھر ہو گئی
خدا کی خدائی ادھر ہو گئی
محمدؐ کی جس پر نظر ہو گئی
وہ ہستی بڑی معتبر ہو گئی (2)

کسی بھی مجموعۂ نعت کی تلاوت کا پہلا فیضان حضور ﷺ کی بارگاہ سے نسبت اور تعلق کی پختگی کا پیدا ہونا ہے۔ عطآ جب اپنے اشعار میں سرورِ کونین احمدِ مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ سے نسبت کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ تذکرہ ہمیں حضوری کی کیفیات سے سرشار کرنے لگتا ہے۔ ڈاکٹر سفیان صفی عطا کی نعتیہ شاعری کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں مجلہ مونتاج کے اڈیٹر کو لکھتے ہیں۔

مونتاج میں شامل محبوب الہیٰ عطا کی نعتوں نے متاثر کیا۔ محبوب الہیٰ عطا نے نعتیہ رباعیات کے خصوص میں انتہائی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ موصوف کی رباعیات کے دو مجموعے شایع ہو چکے ہیں۔ چرخِ اطلس کو تاریخ ادب اردو میں پہلا نعتیہ مجموعہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے: (3)

عطا کی ہے خدا نے ایسی رفعت شاہِ بطحا کو
پیمبر بھی ہر اک سرکار ﷺ کو ذی شان کہتا ہے
عطآ ہوتا ہے غوطہ زن جو دریائے حقیقت میں
وہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو قلزمِ فیضان کہتا ہے (4)

عطاؔ کی نبی پاک ﷺ سے عقیدت ان کے ایمان کا اہم جزو معلوم ہوتی ہے۔ وہ دل کے ساتھ ساتھ روح کی آنکھ سے دیکھتے ہوئے جو کچھ بھی ان کے مشاہدے میں آتا گیا اسے قلم کی نوک میں منتقل کرتے ہوئے کاغذ پر لفظوں کی شکل میں سامنے لاتے گئے احتراماً ڈھکے چھپے خوبصورت وسادہ الفاظ کی صورت میں وہ کچھ سمجھنے والوں کو بتا دیا کے جس کو سمجھنا ایک عام انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ عطا کے نعتیہ کلام سے ان کے عشق رسول ﷺ کی خوشبوں کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔(5)

واللہ کیا جمالِ رسالت مآبؐ ہے
جس کا کوئی بدل ہے نہ جس کا جواب ہے
سانسوں میں میری کیوں نہ ہو خوشبوئے مصطفےٰ
جب دل میں حسنِ روئے نبیؐ کا گلاب ہے(6)

عطاؔ سچی محبتوں اور پکی عقیدتوں کا شاعر ہے، اس نے حمدیہ پیرائے میں بندگی کی آخرت سنواری اور نعتیہ اسلوب میں غلامی کی دُنیا میں پاکیزگی پیدا کی۔ عطاؔ کے مجموعۂ کلام کے مطالعے سے محسوس ہوتا ہے کہ اللہ نے یہ کہہ کر اسے تجسیم دی کہ اے بندے زمین پر اُتر میری اور میرے رسول کی حمد و نعت میں اپنی زندگی تمام کر دے۔ عطا کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے پروفیسر بشیر احمد سوز لکھتے ہیں۔

> گزشتہ دس پندرہ برسوں میں ہزارہ کے جن شعرا نے چمنِ زار ادب میں اپنے فن سے مہکتے ہوئے پھولوں کے تختے کے تختے بچھا دیے ہیں ان میں محبوب الہیٰ عطا منفرد و ممتاز نظر آتے ہیں اگرچہ ان کا یہ امتیاز غزل کی نسبت نعتیہ کلام کا رہینِ منت ہے لیکن انہوں نے غزل میں بھی بڑے کامیاب تجربے کیے۔ آپ نے نعتیہ رباعیات تخلیق کر کے پورے اردو ادب میں اپنی انفرادیت کو منوایا ہے۔(7)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر انسان کو کسی نہ کسی مقصد کے لیے پیدا کیا بغیر مقصد کوئی بھی چیز خدا تعالیٰ نے نہی بنائی۔ اب یہ انسان تک ہے کے اسے جس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا وہ اُسے پورا کر رہا ہے یا نہی۔ میری نظر میں اس نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ لکھ کر اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے۔ عطاؔ پہ رب تعالیٰ کی وہ خاص عنایت ہے جو ہر کسی کے نصیب میں نہی ہوتی۔ عطاؔ نے نہ صرف حمد و نعت میں زندگی لگا رکھی ہے بلکہ اس نے محبتوں کے اور وسیلوں سے بھی رشتہ مضبوطی سے باندھ رکھا ہے۔ ایک ہی موضوع پر لکھتے ہوئے بعض اوقات شاعر اپنے خیالات کو دہرانے لگتا ہے۔ عطاؔ کے ہاں یہ عیب موجود نہیں وہ زاویے بدل بدل کر ہمارے سامنے ایسے جلوہ گر ہوئے کہ اتنی خوبیوں کا ایک جگہ جمع ہو جانا کمال بشریت کو ظاہر کرنا ہے۔ انکی محبت و عقیدت اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں لکھے ہوئے اشعار ہماری روح کو وجد میں لاتے ہوئے قلب کو گرما دیتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی سعادت حضورِ اکرم ﷺ سے اس کی نسبت ہے۔ جس دِل کو عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولتِ بیدار عطا ہو جائے، اس کی خوش بختیاں فی الواقع قابل رشک ہیں۔ عطاؔ کی نعت کے ہر لفظ لفظ سے عشقِ رسول ﷺ ایسے عیاں ہیں جو قاری کی آنکھ سے آنسوں کی لڑی بن کر دل میں اترتے ہوئے محسوس کیے بغیر نہ مکمل ہیں۔

خدا خود ہے محمدؐ کا، خدائی ہے محمدؐ کی
کسی کی بن شہ بطحا خدائی ہو نہیں سکتی
مئے عشقِ محمدؐ سے سدا سرشار رہتے ہیں
عطاؔ ہم مے کشوں سے پارسائی ہو نہیں سکتی (8)

عطاؔ کا ہر نعتیہ مجموعہ نعتِ نبوی ﷺ کی ان جہتوں کو بیان کرتا ہے جس میں ایمانی پختگی شامل ہے، بارگاہِ نبوت ﷺ سے تعلق اور توحید کے بیان کے ساتھ ساتھ کیفیاتِ عشق کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ عامر سہیل اپنے مضمون ہزارہ میں اردو نعت کی روایت میں ان کے کلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> ہزارہ میں نعت گوئی کا ایک اور حوالہ محبوب الٰہیٰ عطا کا ہے۔ ان کی شاعری میں صنفِ نعت کا مجموعی رنگ صوفیانہ ہے۔ سرورِ کائنات سے بے پناہ عقیدت کی وجہ سے ان کی شاعری میں صنفِ نعت کا برتاو حاوی ہے ۔عطا کے رگ وپے میں رباعی دوڑتی پھرتی ہے۔ انہوں نے رباعیاں اتنی کثیر تعداد میں لکھی ہیں کہ اردو دنیا میں کوئی اور ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔(9)

اسلوب کے اعتبار سے عطا کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت، صحتِ زبان اور فصاحت بیان ہے وہ خیال سے زیادہ اس کی ادائیگی کو اہمیت دینے کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک شاعری حسنِ احساس کا نام ہے لہذا الفاظ کی نشست و برخاست، ان کا چناؤ اور ان کے صوتی تاثر نغمگی ہی اس احساسِ حسن کو شعری لوازمات کے ساتھ پیش کر سکتی ہے۔ اسی کے باعث عطاؔ کی نعت میں فصاحت اور موسیقیت کو تقدم حاصل ہے۔ عطاؔ نے اپنی نعت میں عشق کو ایک نئے تمثیلی اور محاکاتی پس منظر سے مزیّن کیا۔ عشق کا یہی لافانی جذبہ نئے تلازماتی پیرائے میں حقیقت کا عرفان حاصل کرتا دکھائی دیتا ہے۔ عطا کے اسلوبِ سخن کا سب سے بڑا وصف ان کی سادگی ہے۔ وہ عام فہم زبان میں شعر کہتے ہیں اور حتی المقدور کلام کو مشکل فارسی الفاظ وتراکیب سے گرانبار نہیں ہونے دیتے۔ وہ جانی پہچانی لیکن مترنم بحروں کا انتخاب کرتے ہیں۔ الفاظ کی ترتیب و تناسب، اصوات کا باہمی تال میل، بولتے ہوئے قافیے اور گنگناتی ہوئی ردیفیں ان کے اشعار میں ایک دل پذیر ترنم پیدا کر دیتی ہیں، جس کا پڑھنے والے پر خاص اثر ہوتا ہے۔

رب کے ہو جس قدر تم دلارے، دو جہاں میں دلارا نہیں ہے
اور بھی رب کے پیارے ہیں، تم سا کوئی بھی پیارا نہیں ہے
بعد خالق کے شاہ مدینہؐ، آسرا ہے تمھارے کرم کا
جُز تمہارے شہنشاہِ عالمؐ، میرا کوئی سہارا نہیں ہے (10)

عطاؔ نے ان تمام شعری معائب سے بچنے کی کوشش کی ہے جو فصاحت زبان کے حوالے سے گراں ہوں مثلاً ان کے اشعار میں آپ کو حشووزوائد، تنافر حرفی، غریب و ثقیل الفاظ اور مہملات نہ ہونے کے برابر ملیں گے۔ کہا جاتا ہے کے محبت کی نہیں جاتی، ہو جاتی ہے اسی طرح نعت بھی کہی نہیں جاتی بلکہ کہلوائی جاتی ہے۔ عشق کی حد تک حب رسول ﷺ

بہت بڑی سعادت، بلندی و عروج ہے جو کے ہر ایک کے مقدر کا حصہ نہیں ہوتی۔ عطاؔ نے اپنے عشق کو قلم سے ایسے الفاظ دیے جو ان کے نعتیہ اشعار میں منہ بولتا ثبوت ہیں۔

دو عالم میں لطف و کرم مصطفیٰؐ کا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
یہ اندازِ بخشش حبیبِ خدا کا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
عطاؔ یہ ملا مجھ کو تحفہ خدا سے کہ وابستگی ہے مری مصطفیٰؐ سے
زباں پر مری وردِ صلِّ علیٰ کا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا(11)

عشقِ نبی ﷺ میں استغراق وانہماک کی یہ شدت جب بزبان شعر اظہار کا جامہ پہنتی ہے تو عقل کو عجز کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور زبان وبیان کے محیر العقول معجزے سرزد ہوتے ہیں۔ نعتِ رسول مقبول ﷺ کہنے میں معراج حاصل کرنا گویا عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں معراج حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ ہر انسان جو مسلمان ہے وہ اپنے پیدا کرنے والی ذات اللہ ربِّ ذوالجلال کے گھر بیت اللہ کی زیارت کے سفر کی تڑپ رکھتا ہے یہی تمنا اور عطاؔ کی تڑپ کے سچے جذبے انہیں بیت اللہ کی زیارت کی سعادت عطا فرما گئے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی اور روضہ اقدس پہ جا کر آپ نے اپنے جذبات کو اشعار میں بڑی دلکشی سے پیش کیا ہے۔ آپ کی بیت اللہ شریف میں حاضری اور مدینہ منورہ میں پہنچ کر نعت رسول مقبول ﷺ کہنا آپ کے سچے جذبوں کی عکاسی نمایاں نظر آتے ہوئے محسوس کی جاسکتی ہیں مختلف نعتیہ اشعار کے ذریعے۔

مطمئن ہو گئے سارے اہلِ نظر، سامنے حاصلِ مُدعا آ گیا
صورتِ تاجدارِ مدینہ میں جب جلوہ گر ہو کے نورِ خدا آ گیا
ہے عطاؔ کو فقط اِک ترا آسرا اس پہ بھی ہو کرم اے حبیبِ خدا
لے کے ہاتھوں میں کشکول اُمید کا تیرے در پر یہ تیرا گدا آ گیا(12)

حوالہ جات

1۔کتابی سلسلہ تذکرہ شمارہ2۔مارچ 2012۔ص28

2۔ایضاً۔عطائے رسول۔ زاہد بشیر پرنٹرز لاہور 1994۔ص67

3۔صفیان صفی ڈاکٹر۔مکتوب بنام ایڈیٹر سہ ماہی مونتاج شمارہ 14۔اپریل تا جون 2008۔ص326

4۔ایضاً۔ص129

5۔ایضاً۔عطائے رسول۔ص22

6۔ایضاً۔ص82

7۔بشیر احمد سوز پروفیسر۔ہزارہ میں اردو زبان و ادب۔ادبیاتِ ہزارہ مرکزِ تحقیق و اشاعت ایبٹ آباد۔2010۔ص 217

8۔ایضاً۔آئینہ در آئینہ۔شرکت پریس لاہور۔2000۔ص31

9۔عامر سہیل۔ہزارہ میں اردو نعت کی روایت۔سہ ماہی ادبیات۔اکادمی ادبیات پاکستان شمارہ 100 جولائی تا دسمبر 2013ص10

10۔ایضاً۔عطائے رسول۔ص90

11۔ایضاً۔ص112

12۔ایضاً۔مطلع انور۔ص145

References

1-Book Series Tazkara issue 2, March 2012 page 28
2-Ibid , Atta e Rasool, Zahid Bashir Printers Lahor.1994, Page 67
3- Dr. Safyan Safi - Letter to the Editor Quarterly Montage Issue 14 - April to June 2008 - Page 326
4- Ibid, page 129
5-Ibid ,, Atta e Rasool, page 22
6- Ibid, page, 82
7-Bashir Ahmad Sooz Professor , Urdu Language & Literature in Hazara - Hazara Literature Research & Publishing Center Abbottabad, page 217
8-Ibid, Aina Dar Aina Shirkat press Lahore 2000, Page 31
9- Amir Sohail - Tradition of Urdu Naat in Hazara - Quarterly Literature - Academy of Literature Pakistan Issue 100 July to December 2013 Page 10
10-Ibid ,,Atta e Rasool. Page 90
11- Ibid, E Anwar , Missal Publishers Faisalabad 2009,Page 112
12 -Ibid ,,Matla E Anwar,Page 145